نبی آخر الزماں ﷺ کا حلیہ مبارک

مرتب: حافظ محمد زاہد ☆

نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اُسوۂ مبارکہ اور سیرتِ طیبہ کے متعدد گوشے ہیں، جن میں سے ہمارے نزدیک اہم ترین دین اسلام کی دعوت وتبلیغ اور اس کی سربلندی کے لیے جدوجہد ہے۔ یہ آنحضور ﷺ کی وہ سنت ہے جس سے آپؐ کی حیاتِ طیبہ کا ایک لمحہ بھی خالی نہیں رہا۔ تاہم آنحضور ﷺ کے اُسوہ وسیرت کے تمام گوشے ہی انوار وبرکات کے حامل ہیں اور آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی کا ذکر کسی پہلو سے بھی کیا جائے، موجب خیر وسعادت ہے۔

ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا اور بہت ہی برکتوں، سعادتوں اور رحمتوں کے نزول کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی، اسی ماہ میں آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی اور پھر اسی ماہ میں ۶۳ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ رسول اکرم ﷺ کا ذکر:

﴿وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾ (الانشراح) "اور ہم نے آپؐ کا ذکر بلند کر دیا۔"

کے مصداق ویسے تو دنیا کے کونے کونے میں ہر وقت جاری وساری ہے، لیکن ماہِ ربیع الاول کے آتے ہی آپ ﷺ کا ذکر پوری دنیا میں اور بالخصوص برصغیر پاک وہند میں اپنے عروج کو پہنچ جاتا ہے۔ ہر طرف درود وسلام کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں اور جابجا آپ ﷺ کی نعت گوئی ہوتی ہے۔

نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے سب سے بڑے نعت گو تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طبقہ ہے جنہوں نے اپنے محبوب ﷺ کے کمالاتِ معنوی کے ساتھ ساتھ آپؐ کے کمالاتِ ظاہری، آپؐ کے حسن وجمال، آپؐ کی ایک ایک ادا، حتیٰ کہ آپؐ کے جسم مبارک کو بغور دیکھا، یاد رکھا اور پھر اسے آگے بیان کر کے ہم پر احسانِ عظیم کیا کہ آج ہم اُن کی بیان کردہ احادیث کی روشنی میں نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے حلیہ مبارک اور حسن وجمال کا تصور اپنی آنکھوں میں لا سکتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک اور حسن وجمال کی خوب سے خوب تر تصویر کشی کی ہے اور اُمتِ مسلمہ کو یہ بتایا کہ بنی نوعِ انسان کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے جسمانی خدوخال، قد وقامت اور اعضاء کی کیفیت کیسی تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد اس حوالے سے سب سے زیادہ خدمات محدثین کرام رحمہم اللہ اور آپؐ کے حلیہ مبارک اور طرزِ زندگی کو بیان کرنے کے حوالے سے بالخصوص امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے عشق ومحبت کے اظہار کا ایک نرالا طرز اختیار کیا اور "شمائل ترمذی" کے عنوان سے ان تمام احادیث کو یکجا کر دیا جو نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حلیہ مبارک اور طرزِ زندگی سے متعلق تھیں۔

☆ ادارتی معاون، شعبہ مطبوعات، قرآن اکیڈمی، لاہور

نبی اکرم ﷺ کے حسن و جمال کو مکمل ظاہر نہیں کیا گیا!

نبی آخر الزماں ﷺ کے حسن و جمال کے بارے میں ایک رائے یہ ہے کہ آپؐ کے حسن و جمال کو مکمل طور پر ظاہر نہیں کیا گیا' اس لیے کہ اگر آپؐ کے حسن و جمال کو مکمل طور پر ظاہر کر دیا جاتا تو کوئی آنکھ بھی آپؐ کو دیکھنے کی طاقت نہ رکھتی۔ بقول امام قرطبیؒ:

"رسول اللہ ﷺ کا پورا جمال ظاہر نہیں کیا گیا' اگر آپؐ کا تمام حسن و جمال ظاہر کر دیا جاتا تو ہماری آنکھیں آپؐ کو دیکھنے کی طاقت نہ رکھتیں۔"

باوجود اس کے کہ نبی اکرم ﷺ کا مکمل حسن ظاہر نہیں کیا گیا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کو آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے تھے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے جب بھی آپؐ کے انوار کی طرف دیکھا تو اپنی بینائی جانے کے ڈر سے آنکھوں پر اپنی ہتھیلیاں رکھ لیں۔"

دوسری بات اس حوالے سے یہ متحضر رہنی چاہیے کہ نبی اکرم ﷺ کے اوصافِ حمیدہ اور آپؐ کے جمال وکمال کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں اور جس نے بھی آپؐ کے حسن و جمال کو بیان کیا اس نے تمثیل کا سہارا لے کر آپؐ کے جمال وکمال کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اپنی ہمت و وسعت کے موافق آپ ﷺ کے حلیہ مبارک اور حسن و جمال کو بیان کیا۔ اس مضمون میں ہم نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے حلیہ مبارک اور حسن و جمال کو احادیث مبارکہ اور صحابہ کرامؓ کے اقوال کی روشنی میں بیان کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ **وما توفیقی الا باللّٰہ!**

نبی اکرم ﷺ کا قد وقامت

آپ ﷺ کے قد وقامت کے بارے میں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ کوتاہ قد' بلکہ آپؐ درمیانے قد کے تھے' جسے انگریزی میں ideal height کہتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپؐ کے قد وقامت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَبْعَةً وَلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ (شمائل ترمذی' ح ۲)

"رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے بایں معنی کہ نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ کوتاہ قد۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے قد مبارک کی کیفیت کو ان الفاظ میں بیان کیا:

لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ (شمائل ترمذی' ح ٦)

"رسول اللہ ﷺ نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ پست قد' بلکہ آپؐ درمیانہ قد لوگوں میں سے تھے۔"

امام بیہقیؒ کی بیان کردہ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا قد مبارک لمبائی کی طرف مائل تھا۔اس بات کی تائید ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے جن سے حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے قد مبارک کی کیفیت کو بیان کیا ہے:

كَانَ ......اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَاَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ(شمائل ترمذی، ح ۷)

"(رسول اللہ ﷺ کا قد) درمیانے قد والے سے لمبا اور بہت زیادہ لمبے سے چھوٹا تھا۔"

روایات میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صحابہ کرام j کے ساتھ چلتے تھے تو سب سے دراز قد نظر آتے تھے — محدثین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کا صحابہ میں لمبا نظر آنا، آپؐ کے درازیٔ قد کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ آپؐ کا معجزہ تھا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ کمالاتِ معنوی کی طرح کوئی آپؐ سے صورتِ ظاہری میں بھی غالب محسوس نہ ہو۔

نبی اکرم ﷺ کی چال مبارک

نبی اکرم ﷺ باوقار اور عزت مندانہ انداز میں چلتے تھے۔حدیث کے الفاظ ہیں:اِذَا مَشٰی يَتَكَفَّأُ "(نبی اکرم ﷺ) جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا جیسا ڈھلوان کی طرف اتر رہے ہیں۔"

مولانا عبدالقیوم حقانی حدیث مبارکہ کے اس جملہ کی تشریح میں رقم طراز ہیں:

"یتکفأ کے تین معانی نقل ہوئے ہیں:(۱) تیزی سے چلنا(۲) آگے کی طرف جھک کر چلنا(۳) قدم اٹھا کر چلنا۔حضور اقدس ﷺ کی رفتار مبارک میں یہ تینوں اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے۔یہ تینوں صفات عجز وانکسار اور تواضع وعبدیت پر دلالت کرتے ہیں۔آپ ﷺ کی رفتار میں غرور یا تکبر کا شائبہ تک نہ ہوتا تھا۔کشادہ کشادہ قدم اُٹھاتے، سینہ تان کر اکڑ کر نہ چلتے، نہایت ہی باوقار، عزت مندانہ اور پسندیدہ چال چلتے تھے۔"(شرح شمائل ترمذی، ج ۱،ص ۴۹)

نبی اکرم ﷺ کی جسمانی ساخت

اس عنوان کے تحت نبی اکرم ﷺ کی جسمانی ساخت کو بیان کیا جائے گا کہ آپ ﷺ کے جسمانی اعضاء کی کیفیت کیا تھی۔

(۱) کندھوں کے درمیان زیادہ چوڑائی: نبی اکرم ﷺ کے کندھوں کے درمیان چوڑائی کچھ زیادہ تھی جو مردانگی کی علامت ہے:بَعِيْدَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْنِ "(نبی اکرم ﷺ کے) کندھوں کے درمیان کا حصہ ذرا زیادہ چوڑا تھا۔"

(۲) پُر گوشت ہتھیلیاں اور قدمین: نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلیاں اور قدمین مبارک پر گوشت تھے جو مردوں کے لیے قابل تعریف صفت اور قوت وشجاعت کی علامت ہے: شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ (نبی اکرم ﷺ کی) ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے۔"

(۳) اعضاء کے جوڑ کی ہڈیاں: نبی اکرم ﷺ کے اعضاء مبارک کے جوڑ کی ہڈیاں ذرا بڑی تھیں۔یہ بھی شجاعت کی علامت ہے:ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ "(نبی اکرم ﷺ کے) اعضاء مبارک کے جوڑ کی ہڈیاں بڑی تھیں۔"

(۴) سر مبارک بھی قدرے بڑا تھا: نبی اکرم ﷺ کی جسمانی ساخت چوڑائی کی طرف مائل تھی۔اسی مناسبت سے

آپ ﷺ کا سر مبارک بھی اعتدال کے ساتھ قدرے بڑا تھا جو آپ ؐ کے جسمانی ساخت کے عین مطابق تھا: ضَخْمُ الرَّأسِ (نبی اکرم ﷺ کا) سر مبارک بھی اعتدال کے ساتھ بڑا تھا“۔ ملا علی قاری نے اس بارے میں لکھا ہے کہ یہ قوی اور کامل ترین دماغ کی علامت ہے جو آپ ﷺ کو دوسرے انسانوں سے ممتاز کرتی ہے۔

(۵) نبی اکرم ﷺ موٹے بدن والے نہ تھے: اگرچہ نبی آخر الزماں ﷺ کا جسم مبارک چوڑا تھا، لیکن آپ ؐ پر موٹاپا ہرگز نہیں تھا جو سستی کی علامت ہوتا ہے: وَلَمْ یَکُنْ بِالْمُطَھَّمِ ”(نبی اکرم ﷺ) موٹے بدن والے نہ تھے۔“

(۶) جسم مبارک پر غیر ضروری بال نہیں تھے: نبی اکرم ﷺ کے جسم پر غیر ضروری بال نہیں تھے۔ یعنی بازو اور پنڈلیوں اور خاص خاص حصوں کے علاوہ غیر ضروری بال نہیں تھے: اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَۃٍ (نبی اکرم ﷺ کے) بدن پر (معمولی طور سے زائد) بال نہیں تھے، بس سینہ مبارک سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔“

نبی اکرم ﷺ کا سینہ مبارک

نبی اکرم ﷺ فراخ، کشادہ اور ہموار سینہ والے تھے۔ سینہ کا کوئی بھی حصہ دوسرے سے بڑھا ہوا نہیں تھا۔ امام بیہقیؒ نے نبی کریم ﷺ کے سینہ مبارک کی بڑی پیاری تعبیر کی ہے:

> ”رسول اللہ ﷺ کا سینہ اقدس فراخ و کشادہ اور آئینہ کی طرح سخت اور ہموار تھا۔ کوئی حصہ دوسرے سے بڑھا ہوا نہیں تھا اور سفیدی میں چودھویں کے چاند کی طرح تھا۔“

نبی اکرم ﷺ کی رنگت

روایات کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی رنگت چونے کی طرح سفید نہیں تھی اور نہ اتنی گندمی تھی کہ سانولا پن آجائے، بلکہ آپ ﷺ کی رنگت ہلکی سی گندمی تھی اور آپ ؐ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن اور پُر نور تھے۔ احادیث کے الفاظ درج ذیل ہیں:

> وَلَا بِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَلَا بِالْآدَمِ (شمائل ترمذی، ح ۱)
>
> ”اور (آپ ﷺ رنگت کے اعتبار سے) نہ بہت زیادہ سفید تھے اور نہ بہت زیادہ گندم گوں (بلکہ آپ ؐ ہلکے سے گندمی رنگ کے تھے)۔“

نبی اکرم ﷺ کی رنگت سفیدی اور سرخی کا حسین امتزاج تھی۔ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمیں نبی مکرم ﷺ کا حلیہ بتائے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا:

> کَانَ اَبْیَضَ مُشْرَبًا حُمْرَۃً (رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ، ج ۱، ص ۲۱۷)
>
> ”آپ ﷺ کی رنگت سفیدی اور سرخی کا حسین امتزاج تھی۔“

نمایاں حسن یوسف میں سفیدی تھی، صباحت تھی
یہاں سرخی تھی، گلگوں رنگ تھا جس میں ملاحت تھی

نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی مکرم ﷺ کے چہرۂ انور کو قرآن کے اوراق سے تشبیہہ دیا کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وفات سے چند دن پہلے ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے پڑدہ ہٹا کر ہماری طرف دیکھا:

كَاَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ (رواہ البخاری و مسلم)

''گویا آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک قرآن کے ورق کی طرح تھا۔''

نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کی کیفیت یہ تھی کہ نہ تو بہت زیادہ گول تھا اور نہ بہت زیادہ لمبا' بلکہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک دونوں کے درمیان تھا' یعنی گولائی اور لمبائی کے اعتبار سے اعتدال پر تھا۔ حدیث کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ (شمائل ترمذی' ح٦)

''آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک بالکل گول نہ تھا' البتہ آپ ؐ کے چہرۂ مبارک میں تھوڑی سی گولائی موجود تھی۔''

چہرۂ مبارک: مثل القمر' بل فوق القمر

نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کی تعبیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چودھویں رات کے چاند سے دی ہے جو روشنی اور نور میں نہایا ہوتا ہے' لیکن یہ تشبیہات تقریبی اور بطورِ مثال کے ہیں' ورنہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک ایک چاند تو کیا ایسے ہزاروں چاند سے زیادہ منور تھا۔ ابواسحٰق کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ (صحیح البخاری)

''کیا نبی مکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ حضرت براء بن عازبؓ نے جواب دیا: نہیں' بلکہ چاند کی طرح روشن (گولائی لیے ہوا) تھا۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بھی آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کو دیکھتے تو پکار اُٹھتے:

اَمِيْنٌ مُصْطَفًى لِلْخَيْرِ يَدْعُوْا　　　كَضَوْءِ الْبَدْرِ زَايَلَهُ الظَّلَامُ

''وہ برگزیدہ امین جو بھلائی کی دعوت دیتا ہے (اس کے چہرۂ مبارک کی تابانی ایسی ہے) جیسے اندھیرے میں بدرِ کامل ضوفشاں ہو۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھتے تو ان کی زبان پر زہیر بن ابی سلمٰی رضی اللہ عنہ کا شعر آجاتا:

لَوْ كُنْتَ مِنْ شَيْءٍ سِوَى بَشَرٍ　　　كُنْتَ الْمُضِيْءُ لِيْلَةَ الْبَدْرِ

''اگر آپؐ انسان کے سوا کچھ اور ہوتے تو پھر آپؐ چودھویں رات کا چاند ہوتے جو بہت روشن ہوتا ہے۔''

بعض صحابہ نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کو چمکتے ہوئے سورج سے تشبیہہ دی ہے' مثلاً حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ k سے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بتایئے تو آپؓ نے کہا:

لَوْ رَأَيْتَهُ لَقُلْتُ : اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ (دلائل النبوۃ‘ ج ۱‘ص ۲۰۰)
”اگر تو آپ ﷺ کو دیکھتا تو پکار اُٹھتا کہ آپؐ چمکتا ہوا سورج ہیں۔“
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ اس بارے میں لکھتے ہیں:
”یہ تشبیہات سب تقریبی ہیں ورنہ ایک چاند کیا ہزار چاند بھی حضور اقدس ﷺ جیسا نور نہیں ہو سکتے۔ایک عربی شاعر کہتا ہے کہ اگر تجھے ممدوح کو عیب ہی لگانا ہے تو اسے چودھویں رات کے چاند سے تشبیہہ دے دے‘ اس کے عیب لگانے کے لیے یہی کافی ہے۔“ (شرح شمائل ترمذی‘ ص ۲۵)

دیر و حرم میں روشنی شمس و قمر سے ہو تو کیا
مجھ کو تو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں!

نبی اکرم ﷺ کی کشادہ پیشانی

نبی اکرم ﷺ کی پیشانی کشادہ تھی جو حسن خلق پر دلالت کرتی ہے: وَاسِعُ الْجَبِيْنِ (نبی اکرم ﷺ) کشادہ پیشانی والے تھے“۔امام بیہقی کی نقل کردہ روایت کے الفاظ ہیں: كَانَ مُفَاضَ الْجَبِيْنِ (دلائل النبوۃ‘ ج ۱‘ص ۲۱۴)
”(نبی اکرم ﷺ) کشادہ پیشانی والے تھے۔“
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی پیشانی کی اس کیفیت کو ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے:

مَتَى يَبْدُ فِي الدَّاجِ الْبَهِيْمِ جَبِيْنُهُ
يَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَى الْمُتَوَقِّدِ

”رات کی تاریکی میں نبی اکرم ﷺ کی پیشانی مبارک اس طرح چمکتی تھی جیسے اندھیری رات میں چراغ۔“

نبی اکرم ﷺ کی سیاہ آنکھیں‘ دراز پلکیں اور باریک سیاہ اَبرو

نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سیاہ تھیں جو خوبصورتی کی علامت سمجھی جاتی ہیں: اَدْعَجُ الْعَيْنِ ”(نبی اکرم ﷺ کی) آنکھیں سیاہ مائل تھیں“۔اس کے علاوہ آپ ﷺ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ رنگ کے ڈورے پڑے ہوئے تھے جو آنکھوں کی انتہائی خوبصورتی کی علامت ہوتے ہیں: اَشْكَلُ الْعَيْنِ ”(نبی اکرم ﷺ کی) آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے۔“
نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں قدرتی طور پر کالی سیاہ تھیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھتے تو اندازہ لگاتے کہ آپؐ نے سرمہ لگایا ہے حالانکہ آپؐ نے اُس وقت سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپؐ کی آنکھوں کی طرف دیکھ کر اندازہ لگاتا:
أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلٍ (دلائل النبوۃ‘ ج ۱‘ص ۲۴۸)
”آپؐ نے سرمہ لگایا ہے حالانکہ آپؐ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔“
آپ ﷺ کی پلکیں دراز تھیں جو مردوں کے لیے قابل تعریف صفت ہے: اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ (نبی اکرم ﷺ کی)

پلکیں دراز تھیں''۔ جبکہ آپ ﷺ کے اَبرو مبارک گہرے سیاہ' گنجان اور کمان کی طرح سیدھے اور باریک تھے۔ حضرت ہند ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ مِنْ غَیْرِ قَرَنٍ بَیْنَھُمَا عِرْقٌ یُدِرُّہُ الْغَضَبُ

''آپؐ کے ابرو مبارک خمدار' باریک اور گنجان تھے۔ دونوں ابرو جدا جدا تھے جو آپس میں ملتے نہیں تھے۔ ان کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت اُبھر جاتی تھی۔''

نبی اکرم ﷺ کی فراخ دہنی

نبی اکرم ﷺ فراخ دہن تھے اور اہل عرب مرد کے لیے فراخ دہنی کو بہت پسندیدہ سمجھتے تھے۔ حدیث کے الفاظ ہیں: ضَلِیْعَ الْفَمِ ''(نبی اکرم ﷺ) فراخ دہن تھے۔''

مولانا عبدالقیوم حقانی اس بارے میں رقم طراز ہیں:

''یہ وسعتِ فم رجال میں محمود ہے اور خواتین میں مذموم ہے۔ دہن مبارک کشادہ تھا نہ چھوٹا اور تنگ تھا کہ منہ سے نکلی ہوئی بات میں فصاحت نہ رہتی اور نہ اعتدال و موزونیت سے بڑا تھا کہ بھدّا نظر آتا۔ موزوں' معتدل اور مناسب کشادہ دہن سے موصوف تھے جو ایک عمدہ اور اچھی صفت ہے۔'' (شرح شمائل ترمذی' ج ا' ص ۱۰۴)

نبی اکرم ﷺ کے دندانِ مبارک

نبی اکرم ﷺ کے دانت مبارک باریک اور چمکدار تھے اور سامنے والوں دانتوں میں ذرا فصل تھا۔ جب بات کرتے تھے تو اس میں سے نور نکلتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے دانتوں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ (رواہ الدارمی والترمذی فی الشمائل' ح ١٤)

''رسول اللہ ﷺ کے اگلے دانت مبارک کچھ کشادہ تھے۔ جب آپؐ بات کرتے تو ایک نور سا ظاہر ہوتا جو دانتوں کے درمیان سے نکلتا تھا۔''

علماء کرام کے نزدیک مشہور یہی ہے کہ آپ ﷺ کا کلام' جو دانتوں کے درمیان سے نکلتا تھا' کو نور سے تشبیہ دی گئی ہے لیکن علامہ مناویؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ کلام سے تشبیہ نہیں ہے بلکہ یہ نور حسی تھا جو بطور معجزہ نبی آخر الزماں ﷺ کے دانتوں سے نکلتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کی ناک مبارک

نبی اکرم ﷺ کی ناک مبارک باریک' بلندی کی طرف مائل اور نور سے منور تھی۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَقْنَی الْعِرْنَیْنِ لَهُ نُوْرٌ یَّعْلُوْهُ یَحْسِبُهُ مَنْ لَمْ یَتَأَمَّلْهُ اَشَمَّ (شمائل ترمذی' ح ۷)

''آپ ﷺ کی ناک مبارک بلندی مائل تھی اور اس پر ایک نور تھا۔ پہلی دفعہ دیکھنے والا آپؐ کو بہت بلند ناک والا سمجھتا' حالانکہ ناک مبارک بہت بلند نہیں تھی (بلکہ حسن و چمک کی وجہ سے بلند معلوم ہوتی تھی)۔''

نبی اکرم ﷺ کے رخسار مبارک

نبی اکرم ﷺ کے رخسار مبارک نہ بہت زیادہ اُبھرے ہوئے تھے اور نہ بہت زیادہ دھنسے ہوئے تھے بلکہ اعتدال اور توازن کا دلکش نمونہ تھے۔ ان میں ایسی سرخی مائل سفیدی تھی کہ گلاب کو پسینہ آجائے' ایسی چمک تھی کہ چاند بھی شرما جائے' ایسی گدازی تھی کہ شبنم بھی پانی بھرتی دکھائی دے اور ایسی نرماہٹ تھی کہ کلیوں کو بھی حجاب آئے۔ حدیث کے الفاظ ہیں: سَهْلَ الْخَدَّیْنِ ''(نبی اکرم ﷺ) نرم گداز رخسار والے تھے۔''

نبی اکرم ﷺ کی گردن مبارک

نبی اکرم ﷺ کی گردن مبارک اعتدال کے ساتھ لمبی اور بہت خوبصورت تھی۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ نے آپؐ کی گردن مبارک کو حسین و جمیل مورتی کی گردن سے تشبیہ دی ہے۔ یہ تشبیہ بھی صرف فرضی ہے' ورنہ آپ ﷺ کے اعضاء کو کسی بھی چیز کے ساتھ تشبیہ دینا آپؐ پر عیب لگانے کے مترادف ہے۔ حدیث کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

كَاَنَّ عُنُقَهٗ جِیْدُ دُمْیَةٍ فِیْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ (شمائل ترمذی' ح ۸)

''(نبی اکرم ﷺ کی گردن ایسی خوبصورت اور باریک تھی) جیسا کہ مورتی کی گردن صاف تراشی ہوئی ہوتی ہے (اور رنگت میں) چاندی کی طرح پرنور تھی۔''

امام بیہقیؒ نے نبی کریم ﷺ کی گردن مبارک کی بہت پیارے الفاظ میں تشریح کی ہے' وہ لکھتے ہیں:

''آپ ﷺ کی گردن مبارک تمام مخلوقاتِ خدا میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی۔ نہ بہت زیادہ لمبی تھی اور نہ بہت زیادہ چھوٹی۔ گردن کی پیٹھ جہاں سورج کی روشنی اور ہوا کا گزر رہتا تھا وہ گویا چاندی کا ٹکڑا تھی۔ آپؐ کی گردن چاندی کی سفیدی اور سونے کی سرخی سے زیادہ روشن اور خوبصورت تھی۔ اور گردن کا وہ حصہ جس پر کپڑا نہیں ہوتا تھا وہ تو گویا چودھویں رات کا چاند تھا۔''

نبی اکرم ﷺ کے بالوں کی کیفیت

رسول اللہ ﷺ کے مبارک بالوں کی کیفیت کے بارے میں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے بال نہ تو بالکل سیدھے تھے اور نہ اتنے پیچدار کہ جنہیں گھونگریالے کہا جا سکے' بلکہ آپؐ کے بال مبارک ہلکے سے گھونگریالے تھے۔ احادیث کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

وَكَانَ شَعْرُهٗ لَیْسَ بِجَعْدٍ وَّلَا سَبْطٍ (شمائل ترمذی' ح ۲)

''آپ ﷺ کے بال نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ بالکل پیچدار۔''

وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ ' كَانَ جَعْدًا رَجِلًا (ایضاً' ح ٦)

''(رسول اللہ ﷺ کے) بال نہ تو بالکل سیدھے تھے اور نہ بالکل پیچدار' بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی لیے ہوئے تھے۔''

نبی اکرم ﷺ کے بالوں کی مانگ

حضور اکرم ﷺ کے بالوں کی مانگ کے بارے میں روایات دو طرح کی ہیں' ایک میں آپ ﷺ کے قصداً مانگ نکالنے کا تذکرہ ہے جبکہ دوسری روایات میں ہے کہ آپؐ مانگ نکالنے کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔اس کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ دوسری قسم کی روایات ابتدائے زمانہ پر محمول ہیں کہ اولاً نبی اکرم ﷺ مشرکین مکہ کی مخالفت اور اہل کتاب کی موافقت کی وجہ سے مانگ نکالنے کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ بعد میں نبی اکرم ﷺ مانگ نکالنے کا قصداً اہتمام کرتے تھے۔حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهُ فَرَقَهَا وَاِلَّا فَلَا (شمائل ترمذی' ح ۷)

''اگر سر کے بالوں میں خود مانگ نکل آتی تو مانگ رہنے دیتے ورنہ (آپؐ خود مانگ نکالنے کا اہتمام) نہ کرتے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں نبی اکرم ﷺ کے مانگ نکالنے اور نہ نکالنے کے حوالے سے کافی تفصیل موجود ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ ان کاموں میں اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی موافقت پسند کرتے تھے جن میں اللہ کی طرف سے کوئی حکم نہ آیا ہو۔اہل کتاب اپنے بالوں کی مانگ نہیں نکالتے تھے جبکہ مشرکین مانگ نکالتے تھے۔رسول اللہ ﷺ اپنے بالوں کو پیشانی پر ڈال دیتے یعنی مانگ نہ نکالتے۔ پھر بعد میں مانگ نکالنی شروع کر دی۔''

نبی اکرم ﷺ کے بالوں کی لمبائی

حضور اکرم ﷺ کے بالوں کی لمبائی کے بارے میں روایات مختلف ہیں' بعض میں بالوں کی لمبائی کندھوں تک (جُمّہ)' بعض میں گردن تک (لِمّہ) اور بعض میں کانوں کی لو تک (وَفْرہ) کا ذکر ہے۔احادیث کے الفاظ درج ذیل ہیں:

لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ (شمائل ترمذی' ح ٤)

''آپ ﷺ کے بال کندھوں تک آتے تھے۔''

عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ (شمائل ترمذی' ح ۳)

''آپ ﷺ گنجان بالوں والے تھے جو کانوں کی لو تک آتے تھے۔''

يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ اِذَا هُوَ وَفَّرَهُ (شمائل ترمذی' ح ۷)

''جب آپؐ کے بال مبارک زیادہ ہوتے تو کان کی لو سے متجاوز ہو جاتے تھے۔''

مولانا محمد زکریاؒ نبی اکرم ﷺ کے بالوں کے حوالے سے اختلاف کے بارے میں لکھتے ہیں:

''حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے' اس لیے کہ بال ایک حالت پر نہیں رہا کرتے' کبھی کم ہوتے ہیں کبھی زائد ہو جاتے ہیں۔اور قصداً بھی کم کیے جاتے ہیں' کبھی بڑھائے جاتے ہیں۔'' (شرح شمائل ترمذی' ص ۱۵)

بعض شارحین نے ان کی تطبیق یہ کی ہے کہ جب آپؐ بال بنواتے تو کانوں کی لو تک ہوتے' کبھی ایک ماہ تک بال نہ

بنواتے تو گردن تک پہنچ جاتے اور کبھی حالات کے مطابق (یعنی جب حالاتِ سفر میں ہوتے تو) کئی کئی ماہ تک بال نہ بنواتے تو کندھوں تک پہنچ جاتے۔

نبی اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک

نبی مکرم ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی اور گنجان تھی اور بالوں کا رنگ سیاہ تھا۔ حدیث کے الفاظ ہیں: کَثُّ اللِّحْیَةِ "(نبی اکرم ﷺ) گھنی داڑی والے تھے"۔ اَسْوَدَ اللِّحْیَةِ (دلائل النبوۃ، ج ۱، ص ۲۱۷) "(نبی اکرم ﷺ) کی داڑی کے بال سیاہ تھے۔"

نبی اکرم ﷺ کی مہر نبوت

اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر نبی کو کچھ نہ کچھ امتیازات دیے ہیں جو انہیں عام لوگوں سے ممتاز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو سب سے بڑھ کر امتیاز عطا فرمایا کہ آپؐ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ثبت کر دی جو ختم نبوت کی تصدیق کرتی ہے۔ یہ مہر نبوت رسولی کی طرح تھی جس پر بال تھے۔ حضرت سائب بن یزید h اپنے بچپن کے واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے دم کرانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، میرے لیے برکت کی دعا کی اور میں نے آپؐ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا:

ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَیْنَ كَتِفَیْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ (رواہ البخاری و مسلم)

"پھر میں آپؐ کے پیچھے کھڑا ہوا، پس میں نے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جو مسہری کی گھنڈیوں کی طرح تھی۔"

نہ کوئی آپ ﷺ سا ہوگا، نہ کوئی آپؐ جیسا تھا!

نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک اور حسن و جمال ایسا کامل تھا کہ آپ اک شاہکار نظر آتے تھے جسے اس کے خالق نے بڑی محبت اور چاہت سے تخلیق کے سانچے میں ڈھالا تھا ع "وہؐ اک شہکارِ فطرت جس پہ خود خالق کو پیار آئے"۔ آپ ﷺ کے جسم کا ہر عضو اور حصہ کمالِ حسن کو پہنچا ہوا تھا۔ کسی ذی روح نے آپؐ جیسا نہ آپؐ سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ قیامت تک دیکھ سکے گا، اس لیے کہ آپؐ ہر اعتبار سے حسن کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ جس نے بھی آپ کو دیکھا وہ بلا اختیار پکار اٹھا کہ ہم نے اس سے پہلے حسن و جمال کا ایسا پیکر کبھی نہیں دیکھا۔

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَارَاَیْتُ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ (شمائل ترمذی، ح ۳)

"میں نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین کوئی چیز (چاہے انسان ہو یا غیر انسان) نہیں دیکھی۔"

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنہوں نے بچپن بھی آپؐ کے ساتھ گزارا، فرماتے ہیں:

لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ (شمائل ترمذی، ح ۵)

"میں نے نبی اکرم ﷺ جیسا نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔"

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِیْ لَیْلَۃِ اَضْحِیَانٍ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاِلَی الْقَمَرِ فَلَھُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ (شمائل ترمذی، ح۹)

''میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا اور آپؐ سرخ جوڑا زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ میں کبھی آپؐ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف (یعنی میں فیصلہ کرنا چاہتا تھا کہ ان دونوں میں سے کون زیادہ خوبصورت ہے؟ بالآخر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ) آپؐ چاند سے بھی کہیں زیادہ جمیل و حسین اور منور ہیں۔''

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ

''میں نے نبی مکرم ﷺ سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا گویا ان کے چہرہ میں چمکتا سورج چلتا ہے۔''

☆ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لَوَاحِیْ زَلِیْخَا لَوْ رَاَیْنَ جَبِیْنَہٗ
لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبِ عَلَی الْیَدِ

''زلیخا کی سہیلیاں (جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھ کر اپنے ہاتھوں کو کاٹ لیا تھا) اگر نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کے بجائے دلوں کو کاٹ لیتیں۔''

نہ کوئی آپؐ سا ہوگا نہ کوئی آپؐ جیسا تھا
کوئی یوسفؑ سے پوچھے مصطفیٰؐ کا حسن کیسا تھا

☆ نبی اکرم ﷺ کے حسن کی جو تعبیر شاعرِ رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کی ہے وہ کسی شاہکار سے کم نہیں ہے:

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

''آپؐ سے زیادہ حسین کسی آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ کسی ماں نے آپؐ سے زیادہ خوبصورت جنا ہے۔ آپؐ تو ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں گویا آپؐ نے جیسا چاہا ویسے ہی آپؐ کی تخلیق کر دی گئی۔'' (سبحان اللہ!)

اختتامی کلمات

کچھ عنوانات ایسے ہوتے ہیں جن پر جتنا بھی لکھا جائے وہ کم بلکہ نہ ہونے کے برابر معلوم ہوتا ہے، مثلاً سوۃ الکہف، آیت ۱۰۹ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شان کے حوالے سے فرمایا:

''(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجیے کہ اگر ہو جائے سمندر روشنائی میرے ربّ کے کلمات (لکھنے) کے لیے تو ختم ہو جائے

گا سمندر پیشتر اس کے کہ ختم ہوں میرے ربّ کے کلمات۔ اور اگر ہم لے آئیں اس کے مثل اور روشنائی (تب بھی کلماتِ رب ختم نہ ہوں گے)۔“

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے اوصاف، مدح اور حسن و جمال بھی ایک ایسا ہی عنوان ہے جس کو بیان کرنا شروع کریں تو اوراق کم اور سیاہیاں ماند پڑ جائیں۔ بقول شاعر

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَ جَمَالِهٖ

اَخذ واستفادہ

☆ شمائل ترمذی، امام ترمذیؒ (جن احادیث مبارکہ کے ساتھ حوالہ درج نہیں ہے وہ شمائل ترمذی کے باب اول سے لی گئی ہیں۔)
☆ دلائل النبوۃ، امام بیہقیؒ
☆ وسائل الوصول الی شمائل الرسول، یوسف بن اسماعیل النبہانیؒ، مترجم: محمد میاں صدیقی
☆ شرح شمائل ترمذی، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
☆ شرح شمائل ترمذی، مولانا عبدالقیوم حقانی

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501